سوال

(253) فیملی پنشن، بیمہ پالیسی اور جی پی فنڈ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے دفتر میں ایک آدمی حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہوگیا ہم نے مندرجہ ذیل رقوم اس کی بیوہ کے اکاؤنٹ میں جمع کرادیں (۱) فیملی پنشن (۲) بیمہ پالیسی کی رقم (۳) جی پی فنڈ (۴) سٹاف کی طرف سے جمع شدہ تعاون مرحوم کے والد کا موقف ہے کہ قرآن کریم میں بیان شدہ ضابطہ میراث کے لحاظ سے ان رقوم میں والدین کا بھی حق وراثت بنتا ہے۔ مرحوم کے والد کا موقف کس حدتک درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے میت کے ترکہ میں ضابطۂ وراثت جاری فرمایا ہے اور ترکہ سے مراد ہر وہ مال ہے جو کوئی شخص چھوڑ کر فوت ہوجائے اور وہ اس کی جائز ملکیت ہو، خواہ وہ جائیداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ، خواہ موت کے وقت وہ اس کے قبضہ میں ہو یا ابھی تک اس پر قبضہ نہ ہوسکا ہو۔ اسی طرح ہر وہ چیز اس کے ترکہ میں داخل سمجھی جائے گی جس کا سبب ملک اس کی زندگی میں قائم ہوچکا تھا مگر وہ اس کی ملکیت میں موت کے بعد داخل ہوئی، جیسا کہ کسی شخص نے کسی کمپنی کے حصص خریدنے کی درخواست دی تھی لیکن وہ حصص اس کے مرنے کے بعد الاٹ ہوئے، یہ حصص بھی میت کے ترکہ میں شمار ہوں گے۔ ترکہ کے متعلق چند اصولی باتیں حسب ذیل ہیں:

ایسا مال جو مرتے وقت میت کے قبضہ میں تھا لیکن شریعت کی نظر میں وہ مال نہیں، وہ ترکہ میں شمار نہیں ہوگا، جیسے ذخیرۂ شراب وغیرہ۔

جو مال چوری، خیانت، رشوت اور غصب کرکے حاصل کیا ہو، وہ بھی میت کے ترکہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

بیمہ سے حاصل ہونے والی رقم میت کے ترکہ میں داخل نہ ہوگی کیونکہ اس میں واضح طور پر غرر، یعنی دھوکہ پایا جاتا ہے اور یہ رقم کھلے طور پر جوئے کے حکم میں ہے، البتہ میت کی طرف سے اداشدہ رقم اس کے ترکہ میں شمار ہوگی۔ (بیمہ کے متعلق ہمارا تفصیلی فتویٰ عنقریب اشاعت پذیر ہوگا)

اسی طرح جی پی فنڈ کے متعلق بھی ہمارا تفصیلی فتویٰ شائع ہوچکا ہے کہ اس میں میت کی وہی رقم ترکہ میں شامل کی جائے گی جو اس کی تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹی جاتی تھی۔ اس سے زائد ملنے والی رقم سود ہونے کی وجہ سے اس کے ترکہ میں شمار نہیں ہوگی۔ اس قسم کے اموال جو اوپر بیان ہوئے ہیں اگر ورثا انہیں آپس میں بحصہ شرعی تقسیم کرتے ہیں تو وہ اللہ کے ہاں جوابدہ ہیں، جیسا کہ میت کا بھی اس کے متعلق مواخذہ ہوگا، لاعلمی کی صورت میں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کردے۔

میت کی پنشن جواس کی زندگی میں حکومت یاکسی ادارہ کے ذمے واجب ہوچکی تھی، وہ میت کاترکہ شمار ہوگی کیونکہ یہ رقم حسب قواعد، ملازمت کی ایک مدت کے اختتام پرملازم کاحق قرارپاتی ہے اوریہ حق قابل چارہ جوئی عدالت ہوتاہے۔ اگرپنشن حکومت یاادارہ کی طرف سے انعام بھی ہو، جیساکہ بعض اہل علم کاخیال ہے توبھی اس انعام کومیت کے ترکہ میں ہی شمارکیاجائے گا، جیساکہ مقتول کی دیت کواس کے ترکہ میں شمارکرکے ورثا میں تقسیم کیاجاتاہے۔ صورت مسئولہ میں مرحوم کی وفات کے بعد جوامدادی فنڈ بیوہ یااس کے بچوں کوملا ہے وہ انہی کاحق ہے۔ والدین کواس سے کچھ نہیں ملے گاکیونکہ اسے ترکہ میں شمارنہیں کیاجاسکتااورجورقم امدادی فنڈکے طورپرنہیں اس پرضابطہ وراثت جاری ہوگا۔ اس میں والدین کاچھٹا،چھٹاحصہ ہے یعنی دونوں (ماں باپ) 1/6، 1/6 کے حقدارہیں۔ ان میں جورقم شریعت کی خلاف ورزی پرحاصل ہوئی ہے، اس سے ورثا کودستبردارہوجاناچاہیے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد:2 صفحہ:275